منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم وہمہ آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ؛ گویان صفت وسیرت سرور محمدؐ

نمبر ۱۵ | مطبوعہ ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز جمعہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ ۵ روپیہ بحساب پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

(حیدر آباد دکن مین)

انجمن تبلیغ اسلام کے ذریعہ ۱۴ - آدمی اور شرف اسلام سے مشرف ہوے - منجملہ ان کے چار کو جناب معتمد انجمن نے مسلمان بنایا - اور ۲ کو جناب مولوی عبدالقادر صاحب کوئیلم حیدرآباد نے - ان مین سے ایک قوم کا چہڑی نوشت وخواند سے واقف بیس اکیس سال کی عمر کا ہے اسکا نام غلام علی رکہا گیا ہے ایک مارواری اور ایک برہمن ہے اور سب کے سب مرفہ الحال ہین - اسوقت نومسلمان انجمن کی تعداد ۲۹۹ کو پہونچ چکی ہے -

عیسائیون کی گندم نمائی وجوفروشی

"دیگران را نصیحت وخود را فضیحت"

انگلستان کا اخبار ٹرو ٹھ پالمال گزٹ کے حوالے سے لکھتا ہے کہ گذشتہ سال مین انگلستان کی ایک خاص جماعت سے کہ جو زہد - تقدس اور تقوی کے لئے مشہور ہے - اور جو کہ گنہگارون کو سیدہے راستے پر آنیکی تعلیم دیتی ہے مندرجۂ ذیل فہرست شرمناک جرمون کی سرزد ہوی یعنے صرف ایک سال کے عرصے مین انگلستان کے "چرچ آف انگلنڈ" کے پادریون سے حسب ذیل بے اعتدالیان ظہور مین آئین

شادی کا وعدہ کرکے عہد شکنی کرنے کا جرم -	۱۹
حیوانات سے ظلم سے پیش آنا -	۱۸
دیوالہ نکال دینا -	۲۵۴
کسی کی لڑکی کو خفیہ بہگالے جانا	۱۷
خودکشی کرنا -	۱۲
شراب خوری کے جرم مین گرفتار ہونا -	۱۲۱
حملہ کرنا -	۱۰۹
دیگر متفرق جرم -	۸۴
	رفیق

بقیۂ تحفۂ محمدیہ

محبوب مسیح نے اسی قسم کے شبہ پیش کئے تھے ان کی جواب مین ایک رسالہ بریلی مین چہپا ہے جسکا نام تائید الفرقان ہی

ماسٹر رام چندر عیسائی نے اسی قبیل کی خام خیالیان بہت
کچھ ظاہر کی تھین انکا دندان شکن جواب مولانا عبدالحق
صاحب دہلوی مولف تفسیر حقانی نے لکھا ہے جسکا نام
تنزیہ القرآن ہے۔ آخر مین یہی شبہے پادری فیلڈ سریو
صاحب نے پیش کئے تھے جسکا جواب راقم نے مراسلات مذہبی
مین دیا ہے ناظرین اسکے حصہ اول کو ملاحظہ کرین اسکے
دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ہماری طرف سے ان شبہون
کے جواب ہو چکے ہین اور عیسائیون کی کتاب پر جو اسی
قبیل کی شبہات کئے گئے ان کے جواب سے وہ بالکل عاجز
ہین اگر خیر عیسی صاحب کو دعوی ہے تو اونکا جواب دین
پھر یہ کیا غیرت اور حقانیت ہے کہ مردود باتون کو ناواقفون
کے روبرو بار بار پیش کیا جاے اور ان کے جواب کا تذکرہ
ہی نہ آئے کیا اظہار حق اسیکا نام ہے عیسائی صاحب
کچھ تو گریبان مین منھ ڈال کر دیکھین اور اپنی لایعنی باتون
سے شرمائین۔

اب مین اس غرض سے کہ شاید کتب مذکورہ کسی طالب
حق کی نظر سے نگذری ہون ایک مختصر جواب دیتا ہون
جس سے تمام شبہون کی بیخ و بنیاد اوکھڑ جائیگی وہ یہ ہی
قرآن مجید وہ کتاب الٰہی ہے جسکے جمع کرنے اور محفوظ رکھنے
کا وعدہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔ سورۂ
قیامہ مین ہے۔ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ۔ یعنے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ہماری ذمہ اوسکا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہے
اب عیسائی صاحب فرماٹین کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کتاب
مقدس کا جمع کر دینا اپنی ذمہ لیا تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اوسکا
کوئی پرچہ یا ٹکڑا خراب ہو جاے یا جاتا رہے اور کس طرح
ہو سکتا ہے کہ کوئی آیت یا لفظ جمع ہونے سے رہ جاے۔

پھر سورۂ اعلیٰ مین ارشاد ہے۔ سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی یعنے
اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک سے فرماتا ہے کہ ہم تجھے پڑھا دینگے
پس تو اسے نہ بھولیگا۔ اب ذرا انصاف سے فرمائے کہ
آنحضرت کی بھول چوک کی روایتین اس مقام پر پیش کرنا
کیسی بیموقع ہین جب خدا تعالیٰ خود فرما چکا اور خبر دیچکا
کہ ہمارا رسول نہ بھولیگا پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ خلاف
کیسے ہو سکتا ہے کیا ممکن ہے کہ جس بات کو خدا تعالیٰ تو چاہے
کہ نہ بھولے اور پھر وہ بھول جاے ہرگز نہین ہرگز نہین
پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن
مجید کی کسی آیت کو بھولجائین شاید عیسائی اپنے خدا پر
قیاس کرین کہ وہ بہت چاہتا رہا کہ یہ گھڑی مجھ سے
ٹل جاے اور مین صلیب نہ دیا جاؤن مگر وہ گھڑی نہ ٹلی
اور صلیب دے ہی دیگئے مگر ہم مسلمان ایسے عاجز کو خدا
نہین کہتے ہمارا خدا وہ قادر مطلق ہے جسکی شان ہے۔
یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ پھر اس جمع کر دینے اور
نہ بھولنے کے وعدہ ہی پر اکتفا نہین کی گئی بلکہ صاف طور
سے قیامت تک اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا چنانچہ ارشاد
ہوا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنے اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے اتارا ذکر (یعنے قرآن) اور ہم اسکے
نگہبان ہین۔ اب فرمائے کہ جسکی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ
خود فرمائے اسمین بیشی اور کمی کیونکر ہو سکتی ہے ان صاف
و صریح آیات کے روبرو کسی روایت کی بنیاد پر کوئی شبہ پیش

لہ علاوہ اسکے متفرق طور سے ان شبہون کے جواب اور کتابون مین بھی ہین
مثلاً ظفر مبین۔ سوط الہند الجبار۔ نصرۃ الہنود۔ اظہار الحق۔ وغیرہ۔ ۱۲

کرنا کیسی سخت نادانی ہے کیونکہ جس روایت سے خلاف قرآن مجید کوئی امر ثابت ہوتا ہو وہ ہرگز قابل اعتبار نہین ہے مین نہایت دعوی اور یقین کے ساتھ کہتا ہون کہ جس روایات کے بنیاد پر شبہ کیا جاتا ہے وہ یا تو غلط ہین یا انکے مطلب کے سمجھنے مین شبہ کرنیوالا غلطی کرتا ہے مگر جب ہمنے یقینی اور الہامی کلام سے قرآن مجید کا تمام و کمال موجود ہونا اور اسکا محفوظ رہنا ثابت کر دیا تو ان روایات کا ذکر کرنا اور اون کے صحت یا سقم یا مطلب بیان کرنا فضول ہے الحاصل یقینی طور سے ثابت ہوگیا کہ قرآن مجید بعینہ وہی ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہوا اور اس مین کسی طرح کی کمی و بیشی نہین ہوی اور نہ ہو سکتی ہے۔ ہمارا ایسا سچا اور مبین دعوی ہے کہ علماے مسیحیہ جنکو کچھ بھی تحقیق اور انصاف کی ہوا لگی ہے وہ بکشادہ پیشانی تسلیم کرتے ہین دیکھو مراسلات مذہبی حصہ آ صفحہ ۱۲ آ۔ اب کون ہے جو اپنی کتاب کو الہامی بیان سے ثابت کر دے کہ اسمین کمی و بیشی نہین ہوی اور نہ ہو سکتی ہے اور مخالفین نے اوسے تسلیم کر لیا ہو۔ کیا عیسائی ایسا دعوی اپنی کتاب کے نسبت کر سکتے ہین ہرگز نہین ہرگز نہین۔

اب مین چند شبہے بیبل پر اسی قبیل کے کرتا ہون عنایت فرماکر انکا جواب دیدیجئے۔ بیبل کے دو حصے ہین پہلے حصہ کو عہد عتیق کہتے ہین اور دوسرے کو عہد جدید۔ عہد عتیق مین ۳۹ کتابین ہین جو مختلف زمانے مین مختلف اشخاص نے انہین لکھا ہی اور عہد جدید کی ۲۷ رسالے ہین جنہین عیسائی حواریون کے طرف منسوب کرتے ہین اب مین دریافت کرتا ہون کہ اسکا کیا ثبوت ہے کہ پہلے حصے کی سب کتابین انھین کی لکھی ہوی ہین جنکی طرف اب منسوب ہین مثلاً پہلی پانچ کتابین حضرت موسی کے طرف اور زبور حضرت داؤد کے طرف اب کیا دلیل ہے کہ یہ کتابین بتمامہ انہین کی لکھی ہوی ہین کسی غیر الہامی شخص نے اسمین کچھ نہین ملایا اور اگر بالفرض حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد نے لکھا تو اسپر کیا دلیل ہے کہ کل باتین الہام سے لکھین ان کتابون مین یہی کوئی فقرہ ایسا نہین ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ کل باتین الہامی ہین کیونکہ آپ کے عقیدہ کے بموجب نبی کی کل تحریر الہامی نہین ہوتی۔ باقی آیندہ۔

نورافشان اور عالیجناب نواب محسن الملک بہادر

نورافشان نمبر ۴۲ جلد ۲۰ مین صاحب نورافشان نے نواب صاحب ممدوح العنوان کے اس لکچر پر جو اونہون نے حیدرآباد مین بتحریک جناب مولوی حسن علی صاحب واعظ امریکہ مین اشاعت اسلام کے لئے دیا تھا اپنی عادت کی موافق ناواجبی اعتراض کئے ہین۔ مین نے اس لکچر کو نہین دیکھا لیکن خود نورافشان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لکچر اہل اسلام ہند کی غیرت و جوش دلانے کے لئے تھا۔ اور واعظ و لکچرار کا قاعدہ ہے کہ اپنی قوم کے جوش دلانیکو سابق الایمان اشخاص کی عالی ہمتی و جرأت و علو دماغ کا نقشہ کھینچکر رکھدیتا ہے اور جو چیز وہ پشت کے پشت ہمت نہونیکی تاکید مین بڑے زور سے ثابت کرتا ہی کہ ہی قوم تم مین وہ پہلی سی ہمت پہلا سا ارادہ پہلا سا جوش نہین ہے۔ تم اپنے بزرگون کی طرح ہمت کرو پس اسی لحاظ سے یہ لکچر تھا۔ اسمین صاحب نورافشان کو اپنا بخار

نکالنے کی چندان حاجت نہتی ایسی لچر تحریرون پر تو خود نورافشان پایہ اعتبار سے ساقط ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہین

قولہ لکچر کے شروع مین دین اسلام کی ابتدائی ترقی و عروج کا بیان ہے لیکن اسکی روزانہ رو بتنزل حالت پر افسوس اور ماتم کرتے ہوے اوسکی موجودہ حالت کا جو کچھ بیان کیا ہے ناظرین نورافشان کے لئے ہم ہی لکھنا مناسب سمجھتے اور مختصراً اوسکے تنزل کی وجوہات واسباب قلم بند کئے دیتے ہین۔ لکچرار صاحب فرماتے ہین کہ افسوس ہم مین سے سولے نام کے کوی خصلت اگلے محمدیون کی باقی نہ رہی۔

اقول یہ تو کوی طنز کی بات نہین ایسی باتین تو واعظین ولکچرار عیسائی بھی اپنی قوم کی ہدایت کے لئے اکثر بیان کرتے رہتے ہین مگر اس سے یہ نہین سمجھا جاتا کہ وہ مذہب فی الواقع زوال پر ہے۔ اب ہم عیسائیون کی حقیقت بھی بیان کرتے ہین کیونکہ چارون بلہارون کو عیسائی کرکے ہر وقت ترقی ترقی پکارتے رہتے ہین۔

عیسے علیہ السلام کے شاگرد اور پہلی دوسری صدیون کے عیسائی صاحب معجزات وکشف وکرامات تہے۔ اب کوی عیسائی روح القدس سے مثل انکے فیضیاب نہین ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوگیا کہ دین عیسوی کو شروع ہی سے تنزل ہوگیا یون تو کہنے کو نام کے عیسائی ہین لیکن حال کے عیسائی پہلے عیسائیون کی سی ہمت وجرات وایمانداری نہین رکھتے۔

فرقہ کتھولک کی بت پرستی وپوپ پرستی پر اگر خیال کرین تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ پندرہوین صدی تک روحانی وجسمانی تنزل تہا پندرہ صدی مین مذہب پروٹسٹنٹ پیدا ہوا لیکن وہ روحانی زندگی جو اول صدیون کے عیسائی کرگے پروٹسٹنٹ کو نصیب نہوی کیونکہ تثلیث وکفارہ کی اصلاح اون سے بھی نہوسکی پھر کون کہہ سکتا ہے کہ عیسائیت کو ترقی ہے۔

پھر صاحب نورافشان لکچر کی پرجوش تقریر کو براہ التعقب محض تنزل اسلام قرار دیکر باعث تنزل یون تحریر فرماتے ہین۔

قولہ منجملہ دیگر اسباب کے ایک بڑا سبب تنزل اسلام کا یہی ہے جو لکچرار صاحب نے بھی مختصراً بیان کیا ہے یعنے انکی تلوار کند ہوگئی۔ کیونکہ اوسکے روانگی کے ساتھ اسلام کی ترقی وابستہ تہی اسکے کند ہوتے ہی ضرور تہا امید ہر تو بہت سے دنیوی نفع بخش چیزون کے حاصل ہونیکی امید جاتی رہی اور اودہر عاقبت مین حصول مسرت وانبساط کا دروازہ بند ہوگیا جو اس شرط پر محدود تہا کہ

اودہر شہید میدان کارزار ہوے
اودہر بہشت مین حورون سے ہم کنار ہوے

اقول ہمارے مہربان صاحب نورافشان نے یہان اپنی رفتار مار سیاہ کیطرح پیچدار اختیار کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اولاً جہاد اسلامی پر اعتراض ہے جس کے ہزار دن بار اوسکو جواب دئے گئے ہین۔ ثانیاً بہشت وحور وقصور پر اعتراض ہے اسکی نسبت بھی بارہا نورافشان جواب پاچکا ہے مناسب تو یہ تہا کہ اہل اسلام کے جوابات کے جواب دیتا مگر یہ حضرت جواب تو دیتے نہین صرف اس بے ہنگام کے طرح بار بار انہین مردود باتون کو گانے

جاتے ہین آپ سنئے۔

نواب صاحب جہاد کو یاد نہین دلاتے صرف ان کے علوم و فنون و اتقا و سخاوت و شجاعت و عدالت کو یاد دلاتے ہین۔ یہ صرف آپ کی دیانتداری اور پرہیزگاری کی علامت ہے۔

واضح ہو کہ نواب صاحب اور نیز جملہ علماء اسلام کے نزدیک اسوقت امن و امان ہین کہ ہر فرد اہل اسلام اپنے فرایض مذہبی کو آزادی سے ادا کرتا ہے جہاد کرنا کفران نعمت اسلام کے خلاف محض شر و فساد ہے کیونکہ اسلامی جہاد صرف رفع شر و قیام امن کے لئے تھا سو یہ بات بدون جہاد کے حاصل ہے۔ آپ صرف ایذا رسانی کی غرض سے موذیون کے طرح بات کو دوسرے پیرایہ مین پھیر لیگئے خدا آپکی ہدایت کرے باقی رہا یہ امر کہ ترقی اسلام جہاد ہی سے وابستہ تھی تو جواب دیجے کہ مدینہ والے جو صرف یہودی و عیسائی تھے کیسے ایمان لائے تھے اونپر کسی نے چڑھائی نہین کی تھی بلکہ خود حضرت پیغمبر خدا اون کی امداد کے خواہان ہو کر اون کے گھر آئے تھے یہ اول شہر تھا جہان کے کل باشندے ایمان لائے۔ پھر ان لاکھون نومسلمین افریقہ کا حال بتاے جنہون نے اسلام پر فریفتہ ہو کر مسلمانون کی تعداد بڑھا دی۔ دیکھو گبن صاحب کی تاریخ۔

اور اسکا بھی جواب دیجئے کہ جن ترکون نے شمالی اطراف سے آکر خلافت اسلام کا نام و نشان مٹا دیا وہ مغلوب اہل اسلام کے مذہب مین کیون داخل ہوے کیا ان کو بھی تلوار کا خوف تھا۔

پھر اسکا بھی جواب دیجئے کہ اسوقت انگلستان و امریکہ پر کسنے تلوار چلائی جو اسلام کو قبول کرتے جاتے ہین۔

صاحب مذہب اسلام نے اپنی حقانی اصول سے اشاعت پائی ہے۔

اور بہشت کی نسبت آپ اسلام پر اعتراض نہین کرتے بلکہ اپنے ہی مذہب پر اعتراض کرتے ہین۔

ادہر آ بہن تجھے دولہن یعنے برہ کی جورو دکھاؤنگا۔ مکاشفات ۲۱/۹ برہ کا بیاہ آپہونچا اور اوسکی دولہن نے اپنے کو سنوارا ہے اور اوسے یہہ دیا گیا کہ وہ صاف و شفاف مہین کتانی کپڑا پہنے۔ مکاشفات ۱۹/۷و۸و۹ مبارک ہے جو برہ کی شادی کے جشن مین بلائے جاتے ہین ایضاً ۱۹/۹ آسمان کی بادشاہت اوس بادشاہ کی مانند ہے جسنے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا اور اوس نے اپنے نوکرون کو بھیجا کہ مہمانون کو بیاہ مین بلاوین۔ متی ۲۲/۲و۳ مبارک وہ جو خدا کی بادشاہت مین روٹی کھائیگا۔ لوقا ۱۴/۱۵ پس حضور و فضور و نماز جنت پر اعتراض کرتے ہوے آیات متذکرہ بالا کو بھی بچشم انصاف ملاحظہ کر لیا کرین اور خدا سے ڈرین۔

قولہ دوسرا بڑا سبب یہ ہے کہ انجیل کی نور افروز عالمگیر اشاعت نے لوگون کے خیالات کو بالکل بدل دیا ہے۔

اقول یہ درست ہی فی الواقع تعلیم انجیل نے لوگون کے خیالات بالکل بدلدئے ہین چنانچہ پہلے تو یورپ کو ملحد بنایا تھا اور اب اسکی جڑ کو کھوکھلا کیا ہے ہندوستان مین ہی دہریہ پن ہوتا جاتا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ امریکہ و انگلستان مین اسلامی نور پھیلتا جاتا ہے اور ہندوستان مین ہی بہت سے ذی عقول حضرات تثلیث

پرستی کو چھوڑ کر موحد ہوتے جاتے ہین جیسے منشی اکبر مسیح صاحب مختار باندہ۔ اور ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق وغیرہما۔ اسلام آہستہ آہستہ نومسلمون کی بھی تعداد بڑھا رہا ہے

قولہ اور بھی چند سبب دین اسلام کے تنزل کے ہین جنکا بیان پھر کسی وقت پر موقوف رکھتے ہین۔

اقول۔ بہت اچھا۔ مگر جیسے وہ سبب آپ نے بتائے ہین اگر ایسے ہی اور اسباب ہین تو ہم آپ کے تعصب کو ظاہر کئے بغیر نہین رہین گے۔ فقط۔

راقم سید غلام مولی عطا۔

تعمیل احکام مذہب
نمبر ۲

ہم نے نمبر اول مین اس امر کو ظاہر کیا تھا کہ اسوقت اگر دنیا کے موجودہ مذاہب مین سے عملی صورتین کسی مذہب مین پائی جاتی ہین اور اگر کسی مذہب کے پیرو اپنی مذہبی ہدایتون پر عمل کرتے ہین تو وہ مذہب اسلام اور مسلمان ہی ہین۔ یہ نہین ہم کہتے کہ تمام مسلمان اپنے مذہب کی تمام احکام اور ہدایات پر کلیتاً عمل کرتے ہین ہمارا یہ کہنا صرف ایک علم حالت اور مجموعی اعتبار کے رو سے ہے ہم اسبات کو دعوتاً بیان کرسکتے ہین کہ اس وقت یا اس زمانہ مین اگر اپنے مذہب کے حکمون پر کوی فرقہ عمل کرنے والا ہے تو یہی مسلمان ہین اگر مذہب والون مین سے عمل کرنے کا کسی فرقہ کو فخر اور عزت حاصل ہی تو اسی فرقہ کو گویا اس فرقہ نے اپنے عملی صورتون سے اسباتکو منکران مذہب پر ثابت کر دیا ہے کہ مذہب کے ماننے والے بھی دنیا مین ہین۔

ہم چاہتے ہین کہ زیادہ تر وضاحت کے لئے جان سٹوارٹ مل صاحب کی ایک نوٹ کو جو انہون نے اپنی کتاب (آزادی) مین لکھا ہے نقل کرکے اپنے برادران مذہبی عیسائیون کو یاد دلائین کہ عیسائی قوم اور مذہب کے لوگ اپنے مذہب پر کہان تک عمل کرتے ہین۔

صاحب موصوف اپنی کتاب مذکور مین لکھتے ہین کہ عیسائی مذہب سے میری مراد اُن مسائل کے مجموعہ کی ہے جو عہدنامہ جدید (نیو ٹسٹمنٹ) مین درج ہین تمام عیسائی ان ہدایات و قوانین کو مانتے ہین اور تسلیم کرتے ہین کہ ہم کو ان قاعدون کی پابندی کرنی چاہئے لیکن با این ہمہ ہزارہین سے ایک بھی ایسا عیسائی دیکھنے مین نہین آتا جو اپنے اعمال مین اون قواعد کا لحاظ مرکوز خاطر رکھے عموماً قوم یا فرقہ کے رواج ہی کو دیکھتے ہین اور اوسے ہی اپنے اعمال کی صحت کا معیار قرار دیتے ہین آجکل کے لوگون نے روزمرہ کے باہمی برتاؤ کے لئے دو قسم کے قوانین مقرر کئے ہوے ہین۔ ایک تو وہ اخلاقی مسائل و ہدایات کا مجموعہ جسے ہر ایک الہامی مانتا ہے اور جنکے بموجب عمل کرنے کا حکم حکیم مطلق کی طرف سے نازل سمجھتا ہے۔ اور دوم وہ روزمرہ کے کارآمد مسائل جنکے مطابق ہر ایک شخص عمل کرتا ہے اور جن کو رسم و رواج سے نامزد کرسکتے ہین۔ ان مین سے بعض ایک خاص حد تک اُن الہامی مسائل کے مطابق ہین بعض کسی قدر زیادہ مطابقت رکھتے ہین اور بعض بعض بر عکس بھی ہین غرضکہ ہیئت مجموعی مین سب کو عیسائی مذہب کے مسائل اور دنیاوی معاملات کے مختلف ضروریات کا نتیجہ کہنا چاہئے۔ آجکل کے لوگ

قسم اول کی برائے نام تعظیم کرتے ہین اور قسم دوم کے قانون سے مطابق عمل کرتے ہین - تمام عیسائی ان ہدایات پہ اپنا عمل کرنا فرض سمجھتے ہین کہ غریب و مفلس و مظلوم برکت والے بندے ہین - اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذرنا آسان ہے لیکن متمولون کا جنت مین دخل پانا مشکل ہے دوسرون پر نکتہ چینی کرنی نہین چاہئے ایسا نہ ہو کہ ہم پر خود نکتہ چینی ہو قسم کہانی حرام ہے اپنے ابنای جنس کو ویسا ہی عزیز جاننا چاہئے جیسا کہ اپنے آپ کو اگر کوی ہمارا چوغہ لیجاے تو مناسب ہے کہ اپنا خفتان بھی اتار دین اور آیندہ کی کچھ فکر نہ کرین - اگر اور بھی کمال کو پہنچنا چاہین - تو مناسب ہی کہ اپنی تمام جائداد بیچکر غریب و غربا مین تقسیم کر دین وغیرہ وغیرہ تمام عیسائی صدق دل سے ان باتون کو صحیح مانتے ہین اُن کا اِن ہدایات کو صحیح ماننا ویسا ہی ہے جیسا عام لوگون کا ان مسائل کو ماننا جنکی تعریف انہون نے سنی ہوی ہے - لیکن جنکے حسن و قبح کی ان کو خبر نہین ہوتی اور جن پر بحث و مباحثہ کبھی ان کے انکھون یا کانون سے نہین گذرا ہوتا ان مسائل کا اثر انکے اعمال پر بالکل نہین ہوتا اور اگر کچھ ہوتا بھی ہے تو صرف اتنا کہ جس سے لوگ اس مسئلہ پر صرف اس حد تک عمل کر سکین لیکن جس حد تک عمل کرنا عام مین رائج ہے - مخالفین مذہب کے مقابلے کے لئے وہ مسائل بیان کئے جاتے ہین اور ان سے اون باتون کی صحت ثابت کی جاتی ہے جن پر لوگ پہلے ہی سے عمل کرتے ہین اور جنکو قابل تعریف سمجھتے ہین عام لوگون کے خوش کرنے کے لئے یہ کہا جاتا ہی کہ ہمارے اعمال ہدایات ازلی کے مطابق ہین لیکن اگر کوی ان کو یہ کہے کہ اصلی مسائل پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنے کے لئے اور بہت کچھ چاہئے اور ان کے مطابق عمل کرنا تمہارے وہم و خیال مین بھی نہین ہے تو اوپر یہ الزام دھرتے ہین کہ تم اپنے آپ کو سب سے نرالا جتلانا چاہتے ہو - غرض کہ ان مسائل کا اثر عام لوگون پر کچھ نہین ہوتا یعنے ان کے دلون مین اس قسم کی طاقت پیدا نہین ہوتی جو ان سے تمام افعال ان قوانین کے مطابق کرائے ان الفاظ کو تو وہ تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہین لیکن ان کے دلون مین وہ کیفیت پیدا نہین ہوتی جس سے کہ وہ الفاظ سے گذر کر معنون تک پہونچین اور ان پر عمل کرین مسیح کے احکام کی تعمیل مین وہ عمر و زید کی پیروی کرتے ہین"

ناظرین شاید ایک عیسائی متجر عالم کے رائے معلوم کر لیا ہوگا کہ عیسائی پیروان مذہب کا کیا حال اور کیا فوٹو ہے مذہبی قوانین پر عمل کرنے کی حالت کو بہ ہیئت مجموعی دیکھنا چاہئے - اگر مذہب کے مسائل مین سے ایک دو مسلون پر ایک پادری نے عمل کر لیا تو اس سے کل حالت کا موازنہ نہین کیا جا سکتا ہے - ہماری بحث ہیئت مجموعی سے ہے ہم اسبات کو مانتے ہین کہ ہر ایک عیسائی اپنے آپ کو عیسائی ملت کا پیرو کہتا ہے لیکن اس امر کو بھی تو دیکھنا چاہئے کہ کتنے لوگ صدق دل سے پیروان مذہب ہین پیروان مذہب کی تین قسمین ہین ایک تو وہ ہین کہ جو ایک مذہب یا ایک ملت کو ملل کو اسکے سارے احکام کو حتی المقدور عمل مین لاتے ہین اور حتی الامکان سعی کرتے ہین کہ مذہبی دائرہ سے باہر نہ ہون - دوم وہ جو

مذہب اسکے ہدایات اور احکام اور اوامر و نواہی کو صحیح اور حق سمجھتے ہین مگر تقاضاے بشریت کے رو سے انپر عمل کرنے سے معذور اور قاصر ہین یا ایسا عمل کرتے ہین جسکو فضلی یا بوقلمون عمل کہنا چاہئے۔ سوم وہ جو مذہب کو صرف براے نام یا محض نسلی نسبت اور قومی تعلقات اور پیدایشی لگاؤ سے اختیار کئے بیٹھے ہین اور ان کے دلون مین درحقیقت اوس مذہب یا اسکے احکام کی کوی قدر اور وقعت نہین ہوتی۔ ان تین قسمون مین سے پہلے قسم کی لوگ عیسائی ملت مین آجکل زیادہ ہین جدید تعلیم سے ان لوگون کے دلون اور روحون مین ایسی ایسی نفرت آمیز خیالات نے حلول کیا ہے کہ وہ مذہب کو ایک کہیں سے زیادہ رتبہ نہین دیتے یہ حالت کچھ مخفی اور پوشیدہ نہین ہے ولایت کی اخبارون اور مختلف تصنیفات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ لوگون کی طبیعتون اور خیالات کا کیا نقشہ ہے عیسائی ملت مین خودکشی کرنا ایک گناہ ہے لیکن جسقدر یہ وارداتین عیسائی ممالک مین ہوتی ہین ان سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ عیسائیون پر عیسائی ملت کے احکام نے کیسا اثر کیا ہے ہم اس امر کو مانتے ہین کہ یورپ مین بہت سے لوگون کی تعداد جزو ر ایسی ہے کہ وہ گرجون مین جاتی اور اناجیل کا وعظ کرتی ہے مگر ان کی تعداد اور نمبر کو بہ ہیئت مجموعی سے نسبت دیکر دیکھو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے مسلمانون مین تو آجتک معدودے چند ہی ایسے لوگ عالم اور فاضل پیدا ہوے ہین کہ جنہون نے اسلام کے بارے مین مخالفت کی اور وہ بھی چند مسائل ہین۔ اور خاصکر اونکی رایون اور خیالات کا زیادہ تر رجحان اور میل تاویلات جدیدہ کی طرف ہوتا ہے نفس مسائل اور احکام کی بابت ایک حرف بھی نہین لکھتے اون کے مصدق ویسے ہی ہین جیسے کہ اور لوگ اور اگر کسی نے نفس اسلام پر حملہ بھی کیا ہے تو وہ دایرہ اسلام سے بالکل یا تو خود ہی نکل گیا اور یا ایک بدنما پتھر کی طرح انگشت نما ہوگیا گویا اسلام نے اوسکو قبول ہی نہین کیا۔ عیسائیون مین یہ حالت نہین اگر عیسائی علما اور فاضلون کی لیسٹ نامہ مین لیکر دیکھوگے تو معلوم ہوجائیگا کہ بڑے بڑے عالم اور فاضل اسکے مخالف ہی رہے۔ ہزارون ایسے ایسے عالم اور فاضل ہین جنکی تصانیف اور تالیف نے عیسائی ملت کے بخیے جدا جدا کر دئے ہین کالجون مین جسقدر نئی پود نکلتی ہے وہ مذہبی دنگلون سے نفرت ہی نہین رکھتی بلکہ زور و شور سے اسکی مکذب اور مخرب ثابت ہوتی ہے۔ ہم اس امر کو خوشی سے قبول کرین گے کہ پادری صاحبون نے عیسائیون کو مذہبی امور کی جانب نہایت عمدگی سے توجہ دلائی ہے مگر لوگون نے بہ ہیئت مجموعی اسکی طرف توجہ نہین کی ہم اخیر پر یہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اولڈ ٹسٹمنٹ تو قابل تمسک اور عمل کرنے کے رہا ہی نہین اوسکے بنانے یا لانے والے تو چور اور ہیٹ مارتھے۔ اس نیو ٹسٹمنٹ پر کس نے عمل کیا کیا اسمین جسقدر احکام ہین ان پر عمل تو کجا عیسائی جماعتون کا بہ ہیئت مجموعی یقین تک بھی نہین عملی صورتون کا طالب ہونا یون تو مین بھی مان لونگا کہ گرجا میں پریت ہی دھوم دھام کیجاتی ہے اور بقول

فرانسیسی مصنف کی لنڈن مین بہت دھوم دھام ہوتی ہی مین اس امر کو قبول کرونگا کہ پہلے قسم کے لوگون اور پیرودن کی تعداد ہمیشہ ہر ایک مذہب مین بالمقابل دوسرے قسم کے لوگون اور پیرودن کے کم ہوتی ہے مگر عیسائی مذہب مین پہلے قسم کے لوگون کی تعداد بہت ہی کم اور قابل افسوس ہے اور تیسری قسم کے لوگون کی تعداد مین روز افزون رونق اور ترقی ہی اگر مذہبی احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ اپنی شامت اعمال اور کم زوری ایمان ہی بتلانے تو تب بھی کچھ بات تھی رونا تو اس امر کا ہے کہ باوجود عیسائی کہلانے کے کہلے بندون عیسای ملت کو چھوڑتے ہین صاف الفاظ مین کہتے ہین کہ یہ ملت و مذہب اخلاق اور حکمت کے خلاف ہی ہون عیسائی اور کہین یہہ کتنے بڑے ظلم اور ہٹ دہرمی کی بات ہے کیون نہین فتوی دیا جاتا کہ یہ لوگ عیسائی ملت سے خارج ہین ان لوگون کو دائرہ عیسائیت مین شمار کرتے جانا ایک پرکن کارروائی ہے ای عیسائی بھائیو کیون خواب غفلت مین سوتے ہو اسلام نہ سہی اوس مذہب کو تو مانو جس مین تم پیدا ہوے اور جسکے ابتک نام لیوا ہو۔ سلطان احمد عفی عنہ۔

گائی کے گوشت کے بارہ مین ایک آریہ اور محمدی کا سوال و جواب

آریہ کا خط

جناب منشی صاحب منشی عبدالمجید صاحب دام عنایتہ

تسلیم۔ آپکے کتب مے ثابت کیا جاتا ہے کہ گائی کا گوشت حرام ہے۔ وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر اومن البقر

اور یہود پر ہمنے حرام کیا تھا ہر ناظفر والا اور گائی یعنے جو جانور کہانے دستور ہین ان مین سے یہہ بھی حرام ہین فقط۔ دستخط کلونت رائے

جواب

جناب منشی کلونت رای صاحب دام عنایتہ۔

تسلیم۔ آپ نے جو آیت قرآن شریف تحریر فرمائی ہے اس سے اور حرمت گائی کے گوشت سے کیا علاقہ۔ اللہ جل جلالہ حالات قوم یہود سے اہل اسلام کو خبر دیتا ہے۔ اور آپنے اس آیت اور معنی مین جو غلطیان کی ہین اونکو بھی ملاحظہ فرمائیے اول کل ذی ظفر کے رے کے بعد الف زاید کر دیا۔ دوم لفظ ہادو کا ترجمہ یہود کیا۔ آپ یہود اور یہود کو بھی نہین جانتے۔ سیوم ترجمہ مین یہ عبارت زیادہ کر دی۔ جو جانور کہانے دستور ہین ان مین سے یہہ بھی حرام ہین"۔ اسمین آپکا قصور نہ سمجھین کیونکہ جیسا کتاب گور کھپا کے صفحہ ۷ مین لکھا تھا ویسا ہی آپ نے نقل کر دیا۔ غلطی اور مطلب آپکی جانے بلا۔ اب حلت گوشت گائی کا مقام ملاحظہ فرمائیے اول۔ ان تذبحوا البقرۃ۔ وہ کہ فرج کرو تم گائی کو سورہ بقر رکوع ۷۔ یہہ بعینہ آپکے سوال کا جواب ہی۔ دوسرے احلت لکم بہیمۃ الانعام سورہ مائدہ رکوع ۱۔ حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائی کہ وہ ازواج ثمانیہ ہین (اونٹ گائی بھیڑ بکری یا وحشی جانور جیسے ہرن نیل گاؤ گورخر وغیرہ) منشی صاحب کتب اسلامیہ مین حرمت گوشت گائی کا حکم کہین نہین ہے۔ اور کتب منزلہ مین ہی گائی کا گوشت حرام نہین ہے لہذا بالفعل تین مقام لکھ

ملاحظہ پیش کرتا ہون۔ اول انسانی گھوڑا اور گائی پیدا کرکے دیوتون سے کہا کہ ان مین حلول کرکے کہاؤ اور پیو دیوتون نے کہا کہ اگرچہ گائی کے کہانے اور پینے سے بہت فائدے ہین اور گھوڑے سے سواری کے گریہ واسطے انسان کے ہے ہمارے لایق نہین ہمارے واسطے کچہ اور تجویز کرو دیکہو اسر پ اپنکبد رگوید۔ دویم براسپتی کے لئے گائی قربانی کیجاوے دیکہو یجر وید اومبای ۲۴ منتر ۴۷۔ سیوم گائی کا گوشت سب سے عمدہ خوراک ہے دیکہو رگوید منڈل ۶ سوکت ۱۶۔ اب غور فرمائیے کہ اول مین کہانے کی اجازت دوسرے مین قربانی کا حکم تیسرے مین عمدہ خوراک۔ اب اسکی تعمیل مین آپ کو اختیار ہے۔ اللہ آپ کو راہ راست پر لاوے۔

عبد المجید۔ اٹاوہ

اتفاق و اتحاد

میلۂ پیران کلیر کے موقع پر مسجد خانقاہ مین جو مضمون پڑہا گیا تہا اور جسپر خادم کو میان نیاز احمد صاحب نے دیکہے تہے اور مضمون ناتمام رہا تہا وہ حسب وعدہ درج ذیل ہوتا ہے۔

یہ دونون لفظ مندرجہ عنوان دنیا کی سب موجودات حیوانات۔ نباتات۔ وجمادات مین روح وخون کے طرح جسم مین طاری وساری ہین۔ ادنی تامل و تعمق سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اتحاد و اتفاق ہی سب چیزون اور سب جانداردن کا موضوع لہ ہی اور اسی سے انتظام عالم بنا ہوا ہے۔ اسی سے وجود ممکنات و موجودات قایم ہے۔ اسی سے سب کچہ ہوتا ہے۔ اگر اتفاق نہو تو دنیا مین کچہ بہی نظر نہ آوے۔ زمین جسپر ہم بڑے فراغت و آرام سے بسر کرتے اور جس سے ہماری زندگی کے بڑے بڑے وسایل موجود ہوتے ہین جسپر ہم کودتے دوڑتے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتے۔ جس سے خورد و نوش کی عمدہ عمدہ نفیس چیزین پیدا ہوتین۔ جو بعد مرگ ہمارے گندہ و متعفن جسم کے عیوب کو چہپاتی ہی۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہ چند عنصریات کے اجتماع و اتفاق سے مرکب ہے اگر ان عنصریات مین جنسے یہ زمین مرکب ہے اتفاق و اتحاد نہو تو یہ زمین جسپر ہماری زندگی و معاشرت کا مدار ہے فوراً خاک مین ملجائے۔

شمس و قمر۔ چند عناصر کے اتفاق سے مرکب ہین اور دونون باہمی اتفاق سے دنیا کو فائدہ پہونچاتے ہین اگر ان کی عناصر اور باہمی اتفاق مین خلل آوے تو شرق سے غرب اور غرب سے شرق تک تمام دنیا ظلمت خانہ بنجاے۔ اور اسوقت ہماری زندگی کے بہت سے حوائج نابود اور بہت سے ضروری غذائین وغیرہ جو ان دونون کے اتفاق سے پیدا ہوتے ہین کالعدم ہوجائین۔

جسم انسان چند اخلاط کے اتفاق سے بنا ہے چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

چار طبع مخالف سرکش ۔ چند روزے بوند باہم خوش
گر یکے زین چہار شد غالب ۔ جان شیرین برآید از قالب

مکانات و عمارات نفیسہ جن مین ہم رہتے ہین بہت سی در و دیوار کے باہمی اتفاق سے بنے ہین اور بہت سی

اینٹون اور چونہ وغیرہ کے اتحاد سے قایم ہین۔ اگر یہ اتفاقات نہون تو مکانات نہون۔

باغات جنمین ہماری تفریح طبع و آرام کے بہت سے ضروریات مہیا ہین مختلف اشجار و برگ و بار و گل و غنچہ کے اتفاق سے موزون ہے اگر ایسا اتفاق نہو تو اسے باغ نہین کہہ سکتے"۔

درخت بہت سی شاخون اور پھلون اور پھولون اور پتون اور بیخ و بن کے اتفاق سے خوشنما معلوم ہوتا ہی ورنہ ہیزم سوختہ۔

پانی اور ہوا جو ہماری زندگی کے بڑے ضروری اعلے اصول ہین کئی جزو کے اتفاق سے مبنی ہین۔

کتاب جسکو ہم پڑہتے ہین بہت سے اجزا کے اتفاق سے بنی ہے اسکے مندرجہ مضامین بہت سے جملون اور جملے بہت سے الفاظ اور الفاظ بہت سے حروف کے اجتماع و اتحاد سے مرکب ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔

حکومت و سلطنت بہت سے اراکین و عمائد و رعایا کے اتفاق سے قایم ہے۔

قوم بہت سے افراد ملکر قوم ہی۔ خاندان بہت آدمیون سے ملکر بنا ہے۔

ہمارے کل ذاتی معاملات ایکدوسرے کے امداد و اتحاد سے چلتے ہین مثلاً بڑا ہی اور لوٹا رہنون تو کاشتکار بیکار وقس علی ہذا۔

الحاصل اتفاق ہی سب کچہ ہے۔ اگر اتفاق نہو تو کچہ نہین نا اتفاقی سے ترقی تنزل ہو جاتی ہے۔ اتفاق سے تنزل ترقی کا صدور لاتا ہے۔ باقی آیندہ

جناب شیخ محمد الگزنڈر رس وب صاحب کی حیدرآباد سے مراجعت اور ورود مدراس مین

جناب موصوف نے صرف تہوڑی اقامت کے بعد حیدرآباد کو بہی خیرباد کہا اور ۱۰ ماہ دسمبر سنہ ۹۲ء مطابق ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز شنبہ کی صبح کو وارد مدراس ہوے۔ اسٹیشن پر آپکے استقبال کی غرض سے بہت سے عمائدین روسا اور عام اہل اسلام جمع تہے اور بڑے گرمجوشی سے آپکو لیا جناب نواب محمود خان بہادر نے آپ مہمان بنے دوسرے دن سہ پہر کو عزیز باغ مین آپکا لکچر تہا اور صدارت جناب نواب محمود خان بہادر نے آپنے ایک نہایت فصیح و بلیغ لکچر انگریزی مین دیا جسکا ترجمہ ہمدرد اسلام جناب مولوی حسن علی صاحب نے حاضرین کو سناکر محظوظ کیا کرنل آلکاٹ جو حاضر مجلس تہے اختتام لکچر پر مضامین دبیان لکچر کی تحسین و آفرین کی اور مولوی حسن علی صاحب نے کرنل صاحب کی تقریر کا خلاصہ بہی اردو مین سنایا پھر نماز مغرب کا وقت ہوگیا نماز ادا کی گئی اسکے بعد بارسٹر محمد احمد صاحب کچہ تقریر اردو اور انگریزی مین کی۔ پہر جناب غلام محمود صاحب مہاجر معتمد انجمن حمایت اسلام مدراس نے ایک اردو ایڈرس پڑہا اسی شب کو جناب مرزا محمد اسماعیل خان بہادر نے آپکی دعوت کی دوسرے دن دوشنبہ کی صبح کو احاطہ مسجد والاجاہی مین جلسہ افتتاح نومسلم خانہ مقرر تہا اسکے صدر بہی آپ ہی قرار دیے گئے ایک عالیشان مندبا اس جلسہ کے لئے احاطے مسجد مین تیار کیا گیا تہا ساڑہے آٹھ گھنٹے کو صاحب موصوف روبرو افروز ہوے تقریباً دو ہزار آدمی منتظر آمد تہے اب بہی مسلمانون نے بڑے اخلاص و محبت سے آپکو لیا اور آپنے ممبر پر جلوس فرمایا جناب محمد صبغۃ اللہ صاحب مہاجر شریک معتمد نومسلم خانہ نے ایک مضمون حسین نومسلم خانہ کے بنا کرنیکے وجوہات پر بنا اور اسکا ترجمہ بہی مختصراً جناب مولوی حسن علی صاحب نے صدر نشین کو سنایا جسکے جواب مین صاحب موصوف نے تقریباً دو ہزار آدمی منتظر آمد تہے اب بہی مسلمانون نے بڑے اخلاص

نہایت پرجوش تقریر کی اسکا خلاصہ یہی جناب موصوف نے اردو
مین بیان فرمایا۔ آخر مین جناب غلام محمود صاحب مہاجر نے میر مجلس کا
شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخواست ہوا۔ ۱۱ بجے جناب حاجی محمد
عبدالعزیز بادشاہ صاحب بہادر سفیر روم کے مکان مین آپنے دعوت
کہائی حسین نواب محمد فتح علی خان بہادر والی بیگن پلی بھی
شریک تھے سہ پہر کو جناب محمد احمد صاحب بارسٹراٹ لا کے یہان
چاءنوش فرمائی اور سر مغرب میل ٹرین کے ذریعہ راہی اکبرآباد ہوئے
جہان سے دہلی لاہور وغیرہ وغیرہ ہندوستان اور پنجاب کے
مشہور شہر دیکھتے ہوے راہی امریکہ ہونگے۔

رسید زر من ابتدای ماہ محرم بترتیب صوبی

بمشکوری تمام ان صاحبون کے نام نامی واسمای گرامی درج ذیل
کیے جاتے ہین جنہون نے قیمت اخبار سے تائید اخبار فرمائی ہے۔

جناب سید محمد عماد الدین صاحب رفاعی بمبئی صہ

جناب منشی محمد انور خانصاحب
جناب محمد رحمۃ اللہ صاحب
جناب داروغہ محمد حسین صاحب
} بعنایت جناب منشی محمد انور خانصاحب چیکر ۱۰

جناب حاجی اسماعیل صاحب پیش امام بمبئی صہ

جناب منشی طالعور خانصاحب سیونی چھپارہ صہ

جناب منشی مقصود الحسن صاحب انسپکٹر پولیس بمعرفت جناب مہتمم صاحب مذکور صہ

جناب محمد اسماعیل صاحب دریاپور عہ

جناب محمود میان صاحب بمبئی صہ

جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب وعبدالحق صاحب صہ

جناب نواب میر مراد علیخان صاحب بہادر گلورمحل صہ

جناب میر مظہر حسین صاحب تعلقدار مصطفے آباد صہ

جناب منشی قاسم علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست صہ

جناب مولانا مولوی عبدالغنی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ بندوبست
ضلع حصار بمعرفت صاحب صدر
} صہ

جناب قاضی عبدالکریم صاحب قاضی رحمۃ اللہ صاحب
کتب فروشان بمبئی
} عہ

جناب ڈاکٹر میان غلام سرور صاحب بمبئی عہ

جناب محمد اشرف حسین صاحب بھیمہ صہ

جناب ابو محمد جمال الدین صاحب ڈاکٹر کوری صہ

جناب حکیم ولی محمد صاحب سورت صہ

جناب محمد عبدالباسط صاحب کلارک بھوساول للعہ

جناب حاجی شیخ محمد رفیع الدین صاحب رئیس و مالگذار موضع تنڈی صہ

جناب منشی محبوب خان صاحب وکیل حصار
جناب شیخ محمد اللہ دتا صاحب نائب تحصیلدار بہوانی
جناب سید محمد احسن صاحب روڈ سپرنٹنڈنٹ ضلع حصار
جناب پیر قمر الدین صاحب قانونگوی بروالہ
} بعنایت جناب منشی محمد انور خانصاحب چیکر ۱۰

جناب ڈاکٹر محمد کرامت اللہ خانصاحب بنارس صہ

جناب ڈاکٹر مرزا صفدر بیگ صاحب ڈاکٹر سول
ہسپتال بمعرفت صاحب صدر
} صہ

جناب نبی بخش صاحب کمیدان صدر انجمن ہیوگان کلانور صہ

جناب فیض الدین بن غیاث الدین صاحب ۷

جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ عدن صہ

باقی آیندہ۔

خریداران اخبار سے التماس

بار بار التماس کے باوجود بھی ابتک اکثر حضرات نے نہ تو مطبوعہ

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔